خیال - اک عذابِ تنہائی

دریدہ عفت
بلکتی عصمت
برہنہ جسے
عذابِ فرقت
سفر صعوبت
ہے رات کالی
چہار جانب یہ سرخ پانی
عجب نہیں ہے کہ ڈھلتے سورج کی ہو نشانی

............(سید عطاء المحسن بخاری)

نیا سال

یہ فصل گل ہے
صدائے واشد کلی کلی کی
جرس کی ہے گونج یا کہ آوازہ درا ہے
بہار ہے یا کہ رنگ و نکہت کا قافلہ ہے
مگر وہ شادابیاں کہاں ہیں؟
کوئی بتاؤ اگر پتا ہے
نہ چاند نکلا، نہ چاندنی ہے
ہماری راتوں پہ تیرگی کی وہی ردا ہے
ہمارے آنگن میں جو دیئے تھے
وہ ہم نے قبروں پہ رکھ دیئے ہیں
میاں محمد نے سچ کہا ہے
''نیچاں دی اشنائی وچوں فیض کسے نئیں پایا
ککر تے انگور چڑھایا ہر گچھا زخمایا''

............(قمر الحسنین)

نئے سال کا سوال

لمحہ لمحہ بڑھتا شور

بوڑھے بچے اور جوان
ایک ہی نعرہ سب کی آن
بٹ کے رہے گا ہندوستان
اس نعرے کی قیمت دی تھی
یاد آتا ہے
چیخیں، آہیں، ننگی لاشیں
ٹھنڈا گوشت اور
بو کے بھبکے
پیپ اور خون
لوٹ کھسوٹ
گلیاں، سڑکیں، گھر ویران
بستی گاؤں سب سنسان
ایک ہی نعرہ سب کی آن
لے کے رہیں گے پاکستان
کچھ آوازیں
ڈوبتا شور
بوڑھے بچے اور نادان
منہ لٹکائے
گرتے، پڑتے چلتے آئے
سوکھے منہ اور پچکے گال
محنت کے ''سینتالیس'' سال
ایک ہی نعرہ سب کی آن
کہاں ہے میرا پاکستان؟

............(سید عطاء المحسن بخاری)